"سَرِف"...... مدفن ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

تحریر: پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی

رسول اللہ ﷺ کی عمرہ کے لیے روانگی

۶ھ میں رسول اللہ ﷺ چودہ پندرہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر عمرہ کرنے کے ارادے سے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے۔ کفار مکہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے مسلمانوں کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر دیں اور رسول اللہ ﷺ "حدیبیہ" کے مقام پر فروکش ہوئے اور کافی پس و پیش کے بعد اہل مکہ اور اہل مدینہ کے مابین ایک معاہدہ طے پایا، جسے تاریخ میں "صلح حدیبیہ" کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے کی ایک شق یہ تھی کہ "رسول اللہ ﷺ ایک سال عمرہ کیے بغیر واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آ کر عمرہ کر لیں۔ وہ مکہ میں تین دن قیام کر سکیں گے۔ ان کے ہمراہ عام سوار آدمی کا سا ہتھیار ہو گا۔ ان کی تلواریں میانوں میں رہیں گی۔ وہ اسلحہ کی نمائش نہیں کریں گے اور اہل مکہ کی طرف سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جائے گا۔

عمرۃ القضاء اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

اگلے سال ۷ھ میں جب رسول اکرم ﷺ عمرۃ القضاء کے سلسلے میں مکہ مکرمہ جانے کو تیار ہوئے تو آپ نے اوس رضی اللہ عنہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ روانہ کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے مل کر آپ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی بات کریں چنانچہ یہ نکاح ہو گیا سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی خواہر نسبتی یعنی سالی تھیں۔

عمرے کے بعد مکہ سے روانگی

مکہ مکرمہ میں رسول اکرم ﷺ تین دن رہے۔ چوتھے دن کی صبح ہوئی تو حویطب بن عبدالعزیٰ نے آپ کی خدمت میں آ کر کہا کہ معاہدے کے مطابق تین دن گزر چکے ہیں آپ عمرہ کر چکے ہیں۔ لہٰذا آپ جلد از جلد مکہ سے باہر چلے جائیں آپ نے فرمایا، میں نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ہے اگر اجازت ہو تو میں ولیمہ کا یہیں انتظام کر لوں اور تم لوگ بھی دعوت میں شریک ہو جانا۔ وہ بولا کہ نہیں ہمیں آپ کی دعوت سے کوئی غرض نہیں۔ آپ بس یہاں سے چلے جائیں (یاد رہے کہ اسی حویطب نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا) چنانچہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے چلے

آئے اور اپنے غلام ابورافع سے فرمایا کہ وہ بعد میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے آئے۔

"سرف" میں قیام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سرف" کے مقام پر واقع ابوعروہ کے مکان یا رہائش گاہ پر تشریف فرما تھے۔ چنانچہ ابورافع رضی اللہ عنہ سیدہ کو وہاں لے آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات......رحلتِ نبوی کے بعد

۵۱ھ میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں آئی ہوئی تھیں۔ یزید بن الاصم کا بیان ہے کہ یہاں آ کر ان کی طبیعت ناساز ہوگئی اور بیماری نے شدت اختیار کر لی۔ ان کے بھائیوں یا بھتیجوں میں سے کوئی بھی وہاں نہیں تھا۔ فرمایا مجھے مکہ سے باہر لے چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ مجھے مکہ میں موت نہیں آئے گی لوگ ان کے حکم اور خواہش کا احترام کرتے ہوئے انہیں چارپائی پر اٹھا کر چل دیئے۔ "سرف" کے مقام پر پہنچے تو وہیں ان کا آخری وقت آ گیا اور ان کی روح جسد عنصری سے پرواز کر گئی اور انہیں وہیں دفن کیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون.

"سرف" کا محل وقوع

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو جاتے ہوئے تقریباً دس کلومیٹر کی مسافت پر مقام تنعیم ایک مشہور جگہ ہے۔ وہیں ایک مسجد 'مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بہت مشہور اور معروف ہے۔ اس سے مزید دس کلومیٹر آگے جائیں تو ایک قصبہ آتا ہے، اس کا نام "حی النواریہ" ہے۔ اسی قصبے کا اصل پرانا اور تاریخی نام "سرف" ہے۔

سڑک کے کنارے، ایک چھوٹی سی چاردیواری کے اندر آپ کا مدفن ہے۔ پتھر رکھ کر قبر کی تحدید کی گئی ہے۔ جنوب کی طرف ایک گیٹ نصب ہے سڑک کے کنارے یا چاردیواری یا گیٹ پر کسی بھی قسم کی کوئی تحریر نہیں۔ صرف گیٹ پر کسی نے مارکر سے یہ عبارت لکھ دی ہے۔ "مدفن ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا" بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے جس مقام پر نکاح کیا، اسی جگہ ان کی وفات اور پھر تدفین ہوئی۔ ان کا یہ بیان حد درجہ مبالغے پر مشتمل ہے۔ مذکورہ بالا تفصیل سے یہ تو واضح ہے کہ "سرف" کے قصبے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اور اسی قصبے میں ان کی وفات اور تدفین ہوئی۔ جب کہ عطاء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ہم سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں شامل تھے۔ جب ان کی میت کو اٹھایا گیا تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی

ہیں۔ جب ان کی میت کو اٹھاؤ تو آرام سے چلنا۔ اسے حرکت تک نہ آئے اور مکمل احترام بجالانا۔ آخری عمر میں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں نو بیویاں تھیں۔ آپ نے ان میں سے (سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا) کے سوا باقی سب کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں۔ [صحیح بخاری، کتاب النکاح، حدیث ۵۰۶۷] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات اس جگہ سے کچھ فاصلے پر ہوئی تھی جہاں سے ان کی میت کو تدفین کیلئے اس مقام پر لایا گیا تھا۔ واللہ اعلم۔ امہات المومنین میں سے صرف سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہی کی قبر معروف ہے۔ کیونکہ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات مکہ مکرمہ میں اور تدفین وہاں کے معروف قبرستان ''المعلاۃ یا المعلّی'' میں ہوئی۔ جبکہ باقی امہات المومنین کی وفات مدینہ منورہ میں اور تدفین ''بقیع'' میں ہوئی۔ امتداد و مرورِ زمانہ کے باعث ان دونوں قبرستانوں میں قبروں کے نشانات معدوم ہو چکے اور ان کی تعیین وتحدید ناممکن ہے۔ صرف ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر معلوم ہے کہ وہ عام قبرستان سے بالکل الگ مقام پر ہے۔ رحمها الله تعالى رحمةً واسعةً وَ غفر لَهَا وَرَفَعَ دَرَجَاتِهَا. آمین

جامع مسجد الٰہ اہل حدیث پوران میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ 20 جنوری بروز ہفتہ جامع مسجد الٰہ اہل حدیث پوران میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت نائب مدیر الجامعہ حافظ عبدالغفور مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی) منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا، حمد ونعت جامعہ کے طالب علم حافظ ذوالقرنین نے پیش کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قطب شاہ نے سرانجام دیئے۔ جلسہ سے مولانا سیف اللہ خالد ملتانی، حافظ عبدالغفور مدنی اور مولانا قاضی محمد رمضان نے خطاب کیا۔ مولانا نوید احمد بشار خطیب مسجد ہذا، مولانا خالد محمود امام مسجد ہذا اور ان کے رفقاء نے شرکاء کی ضیافت کی۔

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چتر پڑی میں عظیم الشان تاجدار انبیاء ﷺ کانفرنس

مورخہ 18 مارچ بروز اتوار مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چتر پڑی میں عظیم الشان تاجدارِ انبیاء ﷺ کانفرنس زیر صدارت رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی نائب مدیر الجامعہ حافظ عبدالغفور مدنی تھے۔ کانفرنس سے مولانا شفیق خان پسروری، مولانا عبدالباسط شیخوپوری، مولانا حافظ حبیب الرحمٰن ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ، مولانا عمر صدیق اور مولانا عبدالمنان راسخ نے خطاب کیا۔ مدرسہ تدریس القرآن محمدیہ میں حفظ قرآن کریم کی تکمیل کرنے والے 5 خوش نصیب بچوں میں انعامات اور اسناد تقسیم کی گئیں۔ اس کانفرنس کیلئے خصوصی کاوش چوہدری محمد پرویز آف یوکے نے کی۔ جبکہ انتظام و انصرام قاری محمد الیاس خان، قاری ابوبکر، مفتی عبدالغفار، قاری خلیل الرحمٰن اور اہل حدیث یوتھ فورس کے نوجوانوں نے کیا۔